السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

آج کل مختلف جگہوں پر اسٹیکرز نظر آ رہے ہیں حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میرے لیۓ اللہ اور اس کا رسول ہی کافی ہے؟ وضاحت کریں کہ یہ کون سی روایت ہے اور اگر ہے تو کس موقع پر کہا گیا۔ (ڈاکٹر حق نواز قریشی، راولپنڈی)

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

قرآن حکیم میں اللہ تعالیٰ نے یہ بات کئی جگہ سمجھائی کہ ہمیں اللہ ہی کافی ہے جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

فَإِن تَوَلَّوا فَقُل حَسبِىَ اللَّهُ لا إِلٰهَ إِلّا هُوَ عَلَيهِ تَوَكَّلتُ وَهُوَ رَبُّ العَرشِ العَظيمِ ١٢٩ ... سورة التوبة

"پس اگر یہ سب لوگ منہ موڑ جائیں تو آپ کہہ دیں مجھے اللہ کافی ہے جس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں میں نے اس پر توکل کیا اور وہ عرش عظیم کا رب ہے۔"

ایک مقام پر فرمایا:

وَمَن يَتَوَكَّل عَلَى اللَّهِ فَهُوَ حَسبُهُ ... ٣ ... سورة الطلاق

"اور جو اللہ پر توکل کرتا ہے اللہ اسے کافی ہوجاتا ہے۔"

ایک مقام پر فرمایا:

أَلَيسَ اللَّهُ بِكافٍ عَبدَهُ ٣٦ ... سورة الزمر

"کیا اللہ اپنے بندے کو کافی نہیں۔"

الغرض اللہ تعالیٰ پر ایمان، توکل، اسے اپنے تمام امور میں کافی سمجھنا اسلامی عقیدہ ہے بعض لوگ اس سے منحرف ہو جاتے ہیں اور قرآن و سنت کے دلائل میں تحریف کا ارتکاب کرتے ہیں جس کی ایک مثال یہ ہے جس کی طرف آپ نے توجہ دلائی ہے اصل روایت یہ ہے کہ عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں صدقہ کرنے کا حکم دیا اس دوران میرے پاس کچھ مال آ گیا۔ میں نے سوچا کہ آج کے دن میں نے ابو بکر رضی اللہ عنہ سے اگر سبقت لے لی تو سبقت لے سکتا ہوں، کہتے ہیں میں اپنا آدھا مال لے کر آ گیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا تو نے اپنے گھر والوں کے لیۓ کیا باقی رکھا، میں نے کہا اسی کی مثل اور ابو بکر رضی اللہ عنہ کے پاس جو کچھ تھا لے آئے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا اے ابو بکر تم نے اپنے گھر والوں کے لیۓ کیا باقی رکھا تو انہوں نے کہا: "أَبْقَيْتُ لَهُمُ اللَّهَ وَرَسُولَهُ" میں نے ان کے لیۓ اللہ اور اس کے رسول (کی رضامندی) کو باقی رکھا میں نے سوچا میں کسی چیز میں بھی ان سے آگے کبھی نہیں نکل سکتا (ترمذی 3675، ابوداؤد 1678، حاکم 1/414) شارحین حدیث نے ابو بکر رضی اللہ عنہ کے اس جملے "أَبْقَيْتُ لَهُمُ اللَّهَ وَرَسُولَهُ" کی شرح "رضاہما" سے کی ہے یعنی اللہ اور اس کے رسول کی رضامندی جیسا کہ ملا علی قاری حنفی نے مشکوٰۃ کی شرح مرقاۃ 10/379 اور علامہ عبدالرحمٰن محدث مبارکپوری نے تحفۃ الاحوذی 10/154 میں ذکر کیا ہے لہذا اسے غلط رنگ دے کر بیان کرنا درست نہیں ہے ہر مسلمان اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ محبت رکھتا ہے اور وہی کام کرنا پسند کرتا ہے جسے اللہ نے پسند کیا یا اس کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے۔ ابو بکر رضی اللہ عنہ جو مقام صدیقیت پر فائز تھے انہوں نے بھی صدقہ کرتے وقت جب سب کچھ دے دیا تو اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت میں ہی دیا اسی طرح کہا کہ گھر میں اللہ اور اس کے رسول کی رضا ہی چھوڑی ہے۔ واللہ اعلم

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

تفہیمِ دین

کتاب العقائد والتاریخ، صفحہ: 57